حدیث وسنت

محمد رفیق چودھری

غامدی صاحب اور انکارِ حدیث ⑥

حدیث سے قرآن کے کسی حکم کی تخصیص وتحدید کا مسئلہ

غامدی صاحب کے انکارِ حدیث کا سلسلہ بہت طولانی ہے۔ وہ فہم حدیث کے لیے اپنے من گھڑت اُصول رکھتے ہیں جن کا نتیجہ انکارِ حدیث کی صورت میں نکلتا ہے۔ وہ حدیث اور سنت کی مسلمہ اصطلاحات کا مفہوم بدلنے کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ حدیث کو دین کا حصہ نہیں سمجھتے۔ وہ اس کے ثبوت کے لیے اپنی طرف سے اجماع اور تواتر کی شرائط عائد کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کا کوئی اہتمام نہیں فرمایا تھا۔ حدیث وسنت کے بارے میں اُن کے ہاں کھلے تضادات بھی پائے جاتے ہیں۔

انکارِ حدیث کے حوالے سے وہ حدیث سے کسی قرآنی حکم کی تخصیص وتحدید واقع ہونے کو نہیں مانتے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب 'میزان' میں لکھتے ہیں کہ

> ''قرآن سے باہر کوئی وحی خفی یا جلی، یہاں تک کہ خدا کا وہ پیغمبر بھی جس پر یہ نازل ہوا ہے، اُس کے کسی حکم کی تحدید وتخصیص یا اس میں کوئی ترمیم وتغیر نہیں کرسکتا۔ دین میں ہر چیز کے ردّ و قبول کا فیصلہ اس کی آیاتِ بینات ہی کی روشنی میں ہوگا۔''

(میزان: ص ۲۵، طبع سوم مئی ۲۰۰۸ء لاہور؛ اُصول ومبادی: ص ۲۴ طبع فروری ۲۰۰۵ء لاہور)

اپنے اس دعوے کے بارے میں وہ مزید لکھتے ہیں کہ

> ''حدیث سے قرآن کے نسخ اور اس کی تحدید وتخصیص کا یہ مسئلہ محض سوءِ فہم اور قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے۔ اس طرح کا کوئی نسخ یا تحدید وتخصیص سرے سے واقع ہی نہیں ہوئی کہ اس سے قرآن کی یہ حیثیت کہ وہ میزان اور فرقان ہے، کسی لحاظ سے مشتبہ قرار پائے۔''

(میزان: ص ۳۵، طبع سوم مئی ۲۰۰۸ء لاہور؛ اُصول ومبادی: ص ۳۶، طبع فروری ۲۰۰۵ء، لاہور)

اس سے معلوم ہوا کہ غامدی صاحب کے نزدیک